السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب عورت کو خون کی ضرورت ہو اور اس کے لیے کسی اجنبی شخص سے خون کا عطیہ لیا جائے پھر وہ صحت مند ہو جائے اور وہ شخص (جس نے خون کا عطیہ دیا تھا) اس عورت سے شادی کی رغبت کرے تو کیا اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کے لیے ایسی عورت سے شادی کرنا جائز ہے کہ جسے اس کا خون لگایا گیا ہو۔ کیونکہ خون دودھ نہیں ہے کہ جو عورت کو حرام کر دے۔ (یاد رہے کہ) حرام کرنے والا دودھ ہے بشرطیکہ دودھ چھڑانے کی مدت سے پہلے پہلے یعنی (بچے کی) دو سال کی عمر کے اندر اندر پلایا گیا ہو جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ "رضاعت سے بھی اسی طرح حرمت ثابت ہو جاتی ہے جیسے نسب سے ثابت ہوتی ہے۔" (شیخ ابن عثیمین)

سعودی مستقل فتوی کمیٹی نے بھی اسی کے مطابق فتوی دیا ہے۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 143

محدث فتویٰ